مجلس التحقیق الاسلامی
محدث فتوی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائلہ کہتی ہے بلاشبہ جب سے اس پر روزہ فرض ہوا وہ روزے رکھا کرتی تھی لیکن ماہواری کی وجہ سے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا نہیں کرتی تھی اور افطار کے ایام کی تعداد سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ راہنمائی چاہتی ہے کہ اب اس پر کیا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمیں اس پر افسوس ہے کہ مومنہ عورتوں سے اس طرح کا فعل سر زد ہوتا ہے یقیناً یہ روزے چھوڑنا میری مراد ہے کہ اس کا واجب روزوں کی قضا کو ترک کرنا یا تو جہالت کی وجہ سے ہے یا سستی اور کوتاہی کی وجہ سے اور یہ دونوں ہی مصیبت ہیں کیونکہ جہالت کا علاج علم اور سوال ہے اور سستی کا علاج اللہ عزوجل کا تقوی اس کی نگرانی اس کے عذاب سے ڈرنا اور اس کی رضا والے کاموں کی طرف جلدی کرنا ہے لہٰذا اس عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنی غلطی پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور معافی طلب کرے اور حتی الوسع ان دنوں کا اندازہ لگائے جن دنوں کے اس نے روزے چھوڑے ہیں اور ان کی قضا کرے تب ہی وہ بری الذمہ ہوسکے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں (کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 275

محدث فتویٰ